سوال

یہاں ناروے میں میری ایک سہیلی نے تیرہ برس قبل شادی کی اوراس کے تین بچے بھی ہیں، اس کا خاوند شادی کے وقت سے زنا کا عادی ہے، اور ایسا شخص ہے جسے حقوق زوجیت کا کوئی علم تک نہیں، وہ اسے زدکوب کرتا اور سب وشتم کے ساتھ گندے ترین کلمات بھی استعمال کرتا، لیکن وہ عورت صبر و تحمل سے کام لیتی کہ ہوسکتا ہے اللہ تعالی اس کی اصلاح فرمائے، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا اس شخص نے اسے کئی بار طلاق دی حتی کہ اسے تو طلاق کتنی بار دی ہے وہ بھی علم نہیں رکھتی، لیکن اس کے گھر والے اپنے خاوند کو نہ چھوڑنے پر مجبور کرتے کیونکہ ان کے ہاں یہ بہت بڑا عیب ہے! اور جس حرام میں ان کی بیٹی پڑی ہوئی ہے اسے وہ عار تک نہیں سمجھتے، نو برس کے بعد اس لڑکی کے لیے زندگی گزارنا مشکل ہوگئی، اور وہ آپس میں علیحدہ ہوگئے کیونکہ اس کے خاوند نے اس بار سب کے سامنے طلاق دی تھی، اس طرح وہ امر واقع میں پڑے یعنی خاندان والے اورانہوں نے طلاق قبول کرلی عدت ختم ہونے کے بعد اس کے چھوٹے بھائی نے خاندان والوں سے چھپ کر مکمل خفیہ طور پر اس لڑکی سے شادی کرلی، لیکن مشکل یہ پڑی کہ جیسے ہی پہلے خاوند کی اس کی شادی کا علم ہوا تو اس نے ایسا کچھ کیا جو پاگل و مجنون بھی نہیں کرتا اس نے بڑی شدت کے ساتھ چھوٹے بھائی کو حکم دیا کہ وہ اسے جبری طلاق دے، لیکن دوسرا خاوند طلاق دینے پر موافق نہ تھا، لیکن اس کے ہاتھ میں کوئی حیلہ بھی نہ تھا، اس طرح پہلے خاوند نے یہاں ناروے میں موجود ایک مولانا صاحب کے سامنے یہ کہہ کر اس سے شادی کرلی کہ وہ ایک کنواری لڑکی سے شادی کر رہا ہے! اور اس شادی میں لڑکی کا ماموں اس لڑکی کا وکیل تھا اب یہ لڑکی خون کے آنسو روتی ہے اور وہ اس خاوند کو نہیں چاہتی جس نے اتنے برس اس کی اتنی تذلیل واہانت کی ہے اور اسے کسی بھی قسم کا کوئی حق تک نہیں دیا، وہ آپ جناب والا سے یہ دریافت کرتی ہے کہ: اس شادی اور طلاق کا حکم کیا ہے؟ برائے مہربانی ہمیں اس کے متعلق معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، وہ آپ کے جواب بڑی بے صبری سے انتظار کررہی ہے، اور اس نے مجھے کہا کہ میری جانب سے میرا یہ خط کسی مولانا صاحب کو روانہ کروں اس لیے کہ وہ عربی نہیں جانتی

جواب

الحمد للہ

اول:

ہم اس لڑکی کے خاندان اور گھر والوں کو اس ظلم کا ذمہ دار سمجھتے ہیں اور انہیں میں عیب تھا کہ وہ اپنی بیٹی پر ظلم و ستم دیکھ کر خاموش رہے، اور معاملات کو اس کے نصاب میں نہیں رہنے دیا، لگتا ہے اسی وجہ سے خاوند ان کی بیٹی پر مسلط ہوا

خاندان والوں کے قبول کرنے ہی نہیں بلکہ بیٹی کو حرام میں زندگی گزارنے پر مجبور کرنے اور اس خاوند کے پاس واپس جانے پر مجبور کرنے کی بنا پر ہی یہ سب کچھ ہوا حالانکہ اس کے خاوند نے کئی بار طلاق بھی دی، جیسا کہ سوال میں بیان بھی ہوا ہے

دوم:

رہا بیوی اور اس کے خاوند کے ساتھ تعلقات کے متعلق تو یہ معاملہ تفصیل طلب ہے، اور اس کے لیے جو اس معاملہ میں براہ راست لوگ ملوث ہیں ان سے تفصیل طلب کی جائیگی بلکہ ان افراد کو کسی اہل علم کے پاس خود بنفس نفیس جانا ہوگا، تا کہ اس لڑکی اور اس کے دونوں خاوندوں کے مابین جو کچھ ہوا وہ مکمل تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے

لیکن یہاں ہم نے جو کچھ سوال سے اس کی حالت کے متعلق جو سمجھا ہے اس کے مطابق ہم کچھ احکام بیان کرتے ہیں جو ہوسکتا ہے اس پر لاگو ہوتے ہوں:

1 وہ پہلا خاوند جس کے متعلق وہ عورت کہتی ہے کہ اس نے اسے کئی بار طلاق دی ہے، اور یہ عورت ہی جانتی ہے کہ اسے کتنی بار طلاق ہوئی، ہم کہتے ہیں:

اگر توخاوند نے اسے دو بار طلاق دی تو یہ طلاق رجعی ہے اس میں خاوند رجوع کر سکتا ہے، لیکن اگر اس نے اسے تیسری طلاق دی یا اس سے زائد تو یہ طلاق بائن ہے جو اسے خاوند کے لیے اجنبی بنا کر اس کے لیے حرام کر دیتی ہے اس کے لیے حلال نہیں جب تک کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے، اور یہ نکاح صحیح اور نکاح رغبت ہونا چاہیے نکاح حلالہ نہ ہو

2 اس کی دوسری شادی کے متعلق سوال میں بیان ہوا ہے کہ " یہ شادی خاندان سے مکمل خفیہ طور پر ہوئی " اگر تو اس کا مقصد پہلے خاوند کا خاندان ہے تو پھر کوئی اشکال نہیں، لیکن اگر اس سے مراد لڑکی کا خاندان ہے تو پھر یہ نکاح باطل ہے، اور وہ اس سے اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی اگر پہلے نے اسے تین طلاقیں دی تھیں کیونکہ یہ نکاح ولی کے بغیر ہوا ہے

3 اور اگر لڑکی کے خاندان اور گھر والوں کو دوسری شادی کا علم تھا، اور لڑکی کا ولی اس پر متفق تھا تو یہ نکاح صحیح ہے، الا یہ کہ اگر اس چھوٹے بھائی نے اس لڑکی سے شادی اس لیے کی کہ وہ اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے تو یہ نکاح حلالہ ہوگا، اور یہ باطل ہے، اس سے وہ اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی

4 اگر تو دوسرے خاوند نے اپنے بھائی کے جبر کرنے پر بیوی کو طلاق دی تو یہ طلاق واقع نہیں ہوگی، جبر کا معنی یہ ہے کہ اس کے بھائی نے طلاق نہ دینے کی صورت میں جان سے مار دینے یا پھر شدید زدکوب کرنے کی دھمکی دی ہو

ابو عمر بن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جبرا طلاق دیے جانے کے مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، چنانچہ امام مالک، امام شافعی اور ان دونوں کے اصحاب اور امام احمد اور داود کہتے ہیں کہ مکرہ کی طلاق لازم نہیں ہوگی، نہ تو یہ واقع ہوتی ہے اور نہ ہی یہ طلاق صحیح ہے

ان کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان ہے :

مگر جسے مجبور کر دیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو النحل (106).

چنانچہ یہاں زبان سے کفر کی نفی کی گئی ہے کہ جب انسان کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو زبان سے کفر نہیں ہوگا، اسی طرح اگر وہ دل سے طلاق نہیں چاہتا، اور نہ ہی طلاق کا ارادہ و قصد اور نیت ہے تو طلاق بھی نہیں ہوگی

عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے کہ مکرہ کی طلاق کو لازم نہیں کیا جائیگا

اسی طرح ابن عمر اور ابن زبیر نے بھی یہی کہا ہے " انتہی مختصرا .

دیکھیں : الاستذکار (202201/6).

سوال نمبر (99645) کے جواب میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ مکرہ یعنی جبر کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی، آپ اس کا مطالعہ کریں

اگر تو معاملہ ایسے ہی ہے تو یہ چھوٹے بھائی کی ابھی بھی بیوی ہے، اور اس کے بڑے بھائی کا نئے نکاح سے شادی کرنا باطل ہے، کیونکہ اس نے ایسی عورت سے شادی کی ہے جو کسی دوسرے کی بیوی ہے اور اس کے نکاح میں ہے

5 اور اگر طلاق جبری نہیں بلکہ صرف منت و سماجت اور اصرار کر کے حاصل ہوئی ہے، یا پھر چھوٹے بھائی کے لیے طلاق نہ دینا ممکن تھا، کہ اسے طلاق نہ دینے کی صورت میں کوئی ضرر و

نقصان نہیں ہوسکتا تھا تو پھر طلاق واقع ہوگئی ہے

6 ہماری رائے کے مطابق اس نئے نکاح کے ساتھ اپنے پہلے خاوند کی طرف واپس جانا صحیح نہیں، کیونکہ یہ نکاح ولی کے بغیر ہوا ہے، اور ولی عصبہ شخص بن سکتا ہے، مثلا باپ یا بھائی یا پھر چچا، لیکن لڑکی کا ماموں ولی نہیں بن سکتا

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قریبی عصبہ کے علاوہ کسی دوسرے کو ولایت حاصل نہیں مثلا ماں کی طرف سے بھائی، یا ماموں، یا ماں کا چچا یا نانے کا باپ وغیرہ ولی نہیں بن سکتے

امام احمد رحمہ اللہ نے کئی ایک جگہ پر یہی بیان کیا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی قول یہی ہے، اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت یہی ہے "

دیکھیں : المغنی (13/7).

نکاح میں ولی کے متعلق تفصیلی کلام دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (2127) کے جواب کا مطالعہ کریں

پھر اگر وہ لڑکی اپنے پہلے خاوند کی طرف رضامندی کے بغیر واپس گئی ہے تو یہ اس نکاح کے غیر صحیح ہونے کا ایک اور سبب ہے

اور جب اس کے پہلے خاوند نے اسے پہلے سے تین طلاقیں دے دیں تو وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ کسی دوسرے سے نکاح اور رغبت کے ساتھ نکاح نہ کرے، اور اس پہلے خاوند کے چھوٹے بھائی یعنی دیور سے نکاح اگر ولی کے بغیر ہوا ہے تو یہ نکاح صحیح نہیں تھا اس لیے وہ اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہی نہیں ہو سکتی

7 عقد نکاح کے وقت کذب بیانی کرنا جائز نہیں، کہ یہ بیان کیا جائے یہ عورت کنواری ہے، حالانکہ وہ ثیب تھی، لیکن جب خاوند کو حقیقت حال کا علم ہو تو یہ چیز عقد نکاح کے صحیح ہونے پر اثر انداز نہیں ہوگی

بہت ساری تفصیلات اور احتمالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس معاملہ میں ہمارے لیے یہی کچھ بیان کرنا ممکن ہو سکا، اس لیے اس معاملہ کو کسی اہل علم کے سامنے پوری تفصیل کے ساتھ رکھنا ہوگا تاکہ وہ اس میں کوئی فیصلہ کر سکے

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

127502